گارمنٹس مارکیٹ میں کمیشن کی ایک ناجائز صورت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-554 تاریخ:17-04-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ گارمنٹس مارکیٹ کے اندر تقریباً تمام دکانوں پر سلسلہ چل رہا ہے کہ ہمارا مال فرنٹ پر لگانے کے لیے دکان میں جو نوکر ہوتے ہیں اپنے کمیشن کا بولتے ہیں، ان کو کمیشن دیں، تو ہمارا مال فرنٹ پر لگاتے ہیں اور اگر کمیشن نہ ملے تو وہ مال بیک سائیڈ پر رکھ دیتے ہیں، تو ایسا کرنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صورتِ مسئولہ میں جو کمیشن کے نام پر دکان پر کام کرنے والے کو دیتے ہیں وہ کمیشن نہیں، بلکہ رشوت ہے اور رشوت لینا، دینا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب آپ نے سامان دکاندار کو بیچ دیا، تو وہ اب آپ کا نہ رہا، بلکہ دکاندار کا ہو گیا، لہٰذا اب آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں اپنا مال بیچنے پر کمیشن دے رہا ہوں، بلکہ آپ اپنا کام نکلوانے کے لیے مال دے رہے ہیں کہ سیلز مین کو کچھ مال دوں تاکہ یہ ترجیحی طور پر میری پروڈکٹ سیل کریں اور پھر مزید آرڈر اس دکان سے ملے، اس طرح اپنی منشاء پوری کرنے کے لیے جو مال دیا جاتا ہے، وہ رشوت کہلاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”بہت

جھوٹ سننے والے، بڑے حرام خور ہیں۔" (القرآن، پارہ6، سورۃ المائدۃ، آیت42)

مذکورہ بالا آیت کریمہ کے تحت حضرت علامہ ابو بکر احمد الجصاص رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

"اتفق جمیع المتاولین لھذہ الآیۃ علی ان قبول الرشا حرام، و اتفقوا انہ من السحت الذی حرمہ اللہ تعالی" اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تمام مفسرین نے اتفاق کیا ہے کہ بے شک رشوت کا قبول کرنا حرام ہے اور اس بات پر (بھی) اتفاق کیا کہ رشوت اس سحت میں سے ہے، جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔ (احکام القرآن للجصاص، ج2، ص607، مطبوعہ کراچی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: "لعن رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم الراشی والمرتشی" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت فرمائی۔ (ابو داؤد، جلد2، صفحہ148، مطبوعہ بیروت)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ رشوت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "الرشوۃ بالکسر: ما یعطیہ الشخص الحاکم وغیرہ لیحکم لہ او یحملہ علی ما یرید" ترجمہ: "رشوت" کسرہ کے ساتھ اس چیز کا نام ہے، جو آدمی حاکم یا اس کے غیر کو دے تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کر دے یا وہ چیز اسے ابھارے اس کام پر جو رشوت دینے والا چاہتا ہے۔ (ردالمحتار، جلد8، صفحہ42، مطبوعہ کوئٹہ)

بحر الرائق میں رِشوت اور تحفہ میں فرق کے حوالے سے ہے: "ان الفرق بین الھدیۃ والرشوۃ أن الرشوۃ ما یعطیہ بشرط أن یعینہ والھدیۃ لا شرط معھا" ترجمہ: ہدیہ اور رشوت میں فرق یہ ہے کہ رشوت وہ مال ہے، جو اس شرط کے ساتھ دیا جائے کہ رشوت لینے والا رشوت دینے والے کی کسی معاملے میں مدد کرے گا اور ہدیہ وہ مال ہے جس کے ساتھ کوئی شرط نہ ہو۔ (بحر الرائق، جلد6، صفحہ441، مطبوعہ پشاور)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مولانا، شاہ، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "رشوت لینا مطلقاً حرام ہے کسی حالت میں جائز نہیں۔ جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے رشوت ہے، یوہیں جو اپنا کام بنانے کے

لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد23، صفحہ597، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اسٹیشن پر یہی اپنا مال بیچے دوسرا نہ بیچ پائے اس کے لیے ریلوے حکام کو کچھ دینا، اس حوالے سے فتاوی رضویہ شریف میں ہے: "بیع تو اس میں (اسٹیشن پر سودا بیچنے والے) اور خریداروں میں ہو گی، یہ ریل والوں کو روپیہ صرف اس بات کا دیتا ہے کہ میں ہی بیچوں، دوسرا نہ بیچنے پائے، یہ شرعاً خالص رشوت ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد19، صفحہ559، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابو حمزہ محمد حسان عطاری

18شوال المکرم1446ھ/17اپریل2025ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے